لے کر کانگرس کی جنگ آزادی تک ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ مگر اپنی کسی خدمت کا صلہ طلب نہیں کیا۔ آزادی کے بعد ملک میں مسلمانوں کی حالت زار نے ان کی تمام توجہات اور مساعی کو اس حالت کے سدھارنے پر مرکوز کر دیا تھا۔ اس سلسلہ میں انھوں نے جس بے باکی اور حرارت سے کام کیا وہ اُن کے غایت خلوص اور بے غرض خدمت قوم کی بڑی عمدہ مثال ہے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی بل کے سلسلہ میں انھوں نے اولڈ بوائز کونسل کے ایک وفد کے قائد کی حیثیت سے ابھی حال میں ہی وزیر اعظم سے جو ملاقات کی تھی تو اس میں علی گڑھ کا معاملہ اس خوبی سے پیش کیا کہ وزیر اعظم قائل ہو گئیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو آخرت کی فلاح وبہبود اور کامرانی وکامیابی سے نوازے اور ان کی قبر ٹھنڈی رہے (آمین)

ابھی چند روز ہوئے (۲۶ جولائی کو) مولانا عبد الحفیظ صاحب بلیاوی بھی ہم کو داغ مفارقت دے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم دار العلوم دیوبند کے قدیم فارغ التحصیل تھے اور اب ادھر ایک عرصے سے ندوۃ العلماء لکھنؤ میں عربی زبان وادب اور دوسرے علوم وفنونِ دینیہ کے نامور استاد تھے۔ استعداد بڑی پختہ تھی اور مطالعہ وسیع تھا۔ عربی زبان وادب کا ذوق فطری تھا۔ جس کی شاہدِ عدل ان کی مشہور متداول کتاب "مصباح اللغات" مطبوعہ مکتبہ برہان ہے اور جس پر ان کو وزارت تعلیم اور یوپی گورنمنٹ کی طرف سے انعامات بھی ملے تھے۔ طبعاً بڑے متواضع خوددار، اور خلیق وملنسار تھے۔ ابھی گذشتہ مئی کی ۷ تاریخ کو ان کی قیام گاہ پر ان سے ملاقات ہوئی تھی۔ چند ماہ سے بیمار تھے لیکن اس وقت اس کا خیال بھی نہیں تھا کہ یوم موعود اتنا قریب ہے۔ اللہ تعالیٰ ابرار وصلحاء کا مقام جلیل عطا فرمائے۔ آمین